فِسکل فیڈرلزم (وفاقی مالیاتی نظام) پر کچھ خیالات 19 مارچ، 2019

(19 مارچ، 2019 بروز منگل ممبئی میں ''انڈین'' فسکل فیڈرلزم'' نامی کتاب کے اجراء کے موقع پر ریزروبینک آف انڈیا کے گورنر عزت مآب جناب شکتی کانت داس کا خطاب)

ڈاکٹر وائی وی ریڈی اور جناب جی آر ریڈی کے ذریعہ لکھی ہوئی کتاب ''انڈین فسکل فیڈرلزم'' کے اجراء کے موقع پر مجھ کو مدعو کر کے مجھ کو عزت بخشی گئی ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر وائی وی ریڈی کے ذریعہ ہندوستانی اقتصادیات اور عوامی بہبود کے لئے کئے گئے کام اور تجربات پر مبنی ان کا عظیم شاہکار ہے اس میں بتائی ہوئی باتیں ڈاکٹر ریڈی کی پروفیشنل زندگی اور ان کی دور اندیشی نیز ان کے نظریات پر مشتمل اہم مربوط کڑی ہیں۔

2. ڈاکٹر ریڈی نے سال 2002-1996 کے درمیان ریزروبینک کے ڈپٹی گورنر اور سال 2008-2003 کے درمیان گورنر کی حیثیت سے اپنے سفر میں بہت سے میل کے پتھر نصب کئے۔ ریزروبینک کے گورنر کی حیثیت سے جب انھوں نے ستمبر 2003 میں اپنا کام شروع کیا تھا اور انھوں نے اپنا وژن رکھا اس وقت کے ان کے الفاظوں اور وژن کو سب سے بہتر پیریڈ مانا گیا ہے۔ انھوں نے کہا تھا ''تسلسل اور تبدیلی کو آپس میں مربوط کیا جائے گا''۔ یقیناً، میں کچھ بھولوں گا اگر میں اس وقت کے وداع ہونے والے آر بی آئی کے گورنر ڈاکٹر بمل جالان کے جواب کو نہ بتاؤں۔ انھوں نے کہا تھا ''ڈاکٹر ریڈی اس کو بدل دیں گے جو کچھ میں نے کیا ہے اور جہاں سے انھوں نے (ڈپٹی گورنر کے طور پر) چھوڑا ہے اس پر وہ کام کریں گے''۔

3. مرکزی بینک کے لئے پیشگی قدم اٹھانا زیادہ اہمیت رکھتا ہے، جب 2008 سے پہلے کے دور میں خطرات کے طوفان اٹھ رہے تھے ڈاکٹر ریڈی نے ان کو پہلے ہی سے ہی بھانپ لیا تھا۔ ان کی تقریروں سے ہندوستان کی مالیاتی پالیسی میں ایک نئے لفظ ''زیادہ گرم'' (اوور ہیٹنگ) وجود میں آیا۔ انھوں نے ترقی یافتہ اقتصادیات میں مالی حالت کی بہتری پر ہر ممکن کام کیا۔ سب سے پہلے انھوں نے ہندوستان کو مالیاتی دفاع کے لئے تیار کیا۔ بینکنگ سسٹم میں بدلتے رہنے والے ریزرو فنڈس کے لئے سرمایہ کاری کا انتظام کیا۔ غیر محفوظ اثاثوں کے لئے خطرات کے وزن (رسکویٹ) کی از سر نو تشکیل کی اور انٹر بینک ذمہ داریوں کے لئے اندھا دھند اقدام کو ایک حد میں رکھا۔ مختصر یہ کہ جب دنیا سائیکل کے طور پر چل رہی تھی ڈاکٹر ریڈی نے گھماؤ (کرو) سے پہلے ہی اس کو دوسری طرف گھما دیا۔ ان کے اس قدم سے ہندوستان نے دکھا دیا کہ 2009-2008 کی گلوبل مندی کے بحران سے (جس میں امریکہ جیسا ملک بھی چپیٹ میں آ گیا تھا) ہمارا ملک کیسے محفوظ رہا۔

4. میں تو ہمیشہ سے ڈاکٹر ریڈی کا زبردست پیروکار رہا ہوں۔ میں نے کئی سالوں تک مالیاتی اور اقتصادی معاملات پر قومی وعلاقائی سطح پر کام کیا ہے۔ اس کتاب کے اجراء کے موقع پر مجھے اس کے موضوع کو دیکھتے ہوئے بہت تقویت حاصل ہو رہی ہے مجھے اس میں اپنے خیالات کی شراکت محسوس ہو رہی ہے۔

5. مالیاتی نظریات سے ہندوستان کا وفاقی نظام تین باتوں پر مشتمل ہے۔ (1) ہمارے آئین کا آرٹیکل-I کہتا ہے کہ انڈیا جو کہ بھارت ہے ریاستوں کی یونین ہوگی۔ (2) آئین کا 7 واں شیڈول مختلف فہرستوں کے تحت ریاستوں اور یونین کے مابین اختیارات کا تعین کرتا ہے۔ جبکہ کچھ اختیارات جو دونوں کو حاصل ہیں اُن کو ایک الگ کنکرنٹ فہرست میں رکھا گیا ہے۔ اور (3) آئین کا آرٹیکل 280 ہر پانچ سال میں ایک فائینس کمیشن کی تشکیل کے لئے زور دیتا ہے جو مرکزی ٹیکسوں اور امداد کی ورٹیکل اور ہورینزٹل تقسیم کے بارے میں اپنی سفارشیں پیش کرے۔

6. پچھلی کئی دہائیوں میں ان آئینی شرائط پر کافی غور و خوض کیا جاتا رہا ہے۔ ہر فائینس کمیشن میں ابھرتے ہوئے معاملات اور چیلنجیز پر

خوب خوب بحث ہوتی رہتی ہے۔لیکن ایک ترقی یافتہ (وائبرینٹ) جمہوریت ہندوستان میں موضوعات بدلتے رہے۔جغرافیائی سیاسی خطرات کے مدنظر ملکی دفاع پر اور اندرونی سیکوریٹی پر بہت زیادہ خرچ کیا گیا۔قدرتی آفات اور تباہی ہونے پر امداد اور آبادکاری پر بہت خرچ کے لئے کیا گیا۔ساتھ ہی ساتھ عوام کی خواہش اور ملک کی ضروریات کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ڈیولپمنٹل پروگرام پر زیادہ خرچ کرے۔

7. ہمارے آئین میں حقیقی اکنامی اور اس سے متعلق کچھ فیچرس موجود ہیں جن سے ملک کی ترقی کے لئے آپس میں مباحثہ ہوتے رہتے ہیں، جن پر خطاب کرنے کی ضرورت ہے۔میں ان مسائل پر کچھ روشنی ڈالنا پسند کروں گا میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ وہ نکات جو میں یہاں پیش کر رہا ہوں وہ 15 ویں فائنینس کمیشن جس کے ممبر کی حیثیت سے میں نے ایک سال کام کیا ہے، کی ہدایات یا خیالات کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں۔

(7.1) پچھلی کئی دہائیوں سے فائینینس کمیشن نے ریاستوں کو ٹیکس وامداد (گرانٹس) کی تقسیم اور مالیاتی الحاق کے معاملات میں مختلف زاویہ اپنائے ہیں۔جب کہ ایک سطح پر ہر فائنینس کمیشن کے ذریعہ جدید اور نئے فریم ورک پر کام کرنا چاہئے جب کہ دوسری سطح پر ہر فائینس کمیشن میں وسیع اور مستحکم پالیسی ہونا چاہئے تاکہ فنڈس کے بہاؤ میں خاص طور پر ریاستوں کی طرف بہاؤ میں ایک حد تک سرٹینٹی (یقینی بات) ہونا چاہئے ۔خاص طور پر جی ایس ٹی لاگو ہونے کے بعد ان کو بہت تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، دوسرے لفظوں میں، مختلف فائینس کمیشنوں میں الگ الگ تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں۔لہٰذا یہ محسوس کیا گیا ہے کہ فائینینس کمیشن کو ایک پرمانینٹ اسٹیٹس دیا جائے۔کمیشن درمیانی مدت میں جب تک کہ نیا فائینس کمیشن پورے طور پر کام شروع نہ کر دے ایک رجحانی ادارہ (لیزر اینٹٹی) کی حیثیت سے اپنا کام کرتا رہے۔اس درمیانی مدت میں وہ ان مسائل پر بھی اپنا نظریہ پیش کر سکے جو فائینینس کمیشن کی سفارشات کو عمل میں لانے سے پیدا ہوتے ہیں۔

(7.2) لامرکزیت کا اصول اس وقت بہتر کام کرتا ہے جبکہ اختیارات اور فرائض سب کو تفویض کئے گئے ہوں اور اس کی بنیاد پر گورنینس اپنی ذمہ داریوں کو بہتر ڈھنگ سے پورا کرے۔ہمارے آئین نے کسی حد تک شہری، دیہی اور لوکل باڈیز کو کچھ مخصوص کام تفویض کئے ہیں۔لیکن ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب فنڈس کی تقسیم کا ان لوکل باڈیز کے لئے معاملہ آتا ہے تو ابھی بھی اس میں بہت دوری بنی ہوئی ہے۔لہٰذا یہ ضروری ہے کہ آئین کے آرٹیکل- 243 کے مینڈیٹ میں دیا ہوا ہے کہ ہر اسٹیٹ میں ہر 5 سال میں اسٹیٹ فائینس کمیشن کی تشکیل کی جائے اور ان کی ہوشمندانہ طریقۂ کار کے لئے انتظامات کئے جائیں۔حالاں کہ آرٹیکل- 243 آرٹیکل 280 کے پراویژن کی طرح ہی ہے، لیکن اس پر صحیح طرح سے عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔اس کی کچھ وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن اس پر ترجیحی طور پر خطاب کی ضرورت ہے۔

(7.3) کوآپریٹیو فیڈرلزم کو مضبوط بنانے کے لئے کچھ اقدام کئے گئے ہیں اس سے مرکز اور ریاستوں کے مابین تعاون کے کچھ نئے چیپٹر کھلے ہیں۔جی ایس ٹی کاؤنسل شراکت داری کی خودمختاری کے اصول پر کام کر رہی ہے۔جیسا کہ ڈاکٹر وائی وی ریڈی اور شری جی آر ریڈی نے اپنی اس کتاب میں اشارہ کیا ہے۔حکومت کے دونوں لیول پر مالیاتی خودمختاری کی قربانی کونسل کے حق میں اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ یہ ''ٹریڈ آف'' ہے تاکہ ٹیکسوں کا فائدہ دونوں کے لئے ہو۔بیشک جی ایس ٹی کا ہندوستانی ماڈل انڈین فیڈرلزم کی روح کی حفاظت کرتا ہے۔یہ صحیح ہے کہ انڈیا ایک ''یونین آف اسٹیٹس'' ہے، جس میں دونوں یونین اور ریاستیں مالیاتی طور پر مضبوط ہوں جبکہ اس معاملہ پر فائینینس کمیشن نے اپنی بات رکھی ہے۔جی ایس ٹی کاؤنسل کو اب محسوس کرنا ہے جی ایس ٹی کی اصلی طاقت کیا ہے۔یہ اس کے لئے ایک چیلنج ہے کہ وہ ٹیکس۔جی ڈی پی اور ہماری اکنامی کے دوسرے علاقوں کو مقابلہ جاتی بناتے ہوئے ان میں ایک تناسب قائم کرے۔مثال کے طور پر کیا جی ایس ٹی کاؤنسل اپنا دائرہ وسیع کر سکتی ہے اور اصلاح کے دوسرے علاقہ پیدا کرنے کے لئے قومی منظوری حاصل کر سکتی ہے؟

(7.4) کوآپریٹیو فیڈرلزم سے سستی کو بڑھاوا نہیں ملنا چاہئے یہ ایک مقابلہ جاتی فیڈرلزم ہونا چاہئے۔ریاستوں کے مابین اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے کچھ پیرامیٹرس ہوں اور ان کے حساب سے ریاستوں کی رینکنگ رکھی جائے اس سے ریاستوں میں کمپٹیشن ہوگا جو ہیلدی

ہوگا اور ریاستیں ترقی کریں گی۔ نیتی آیوگ نے ایک پیمانہ (سافٹ ویئر) ہیلتھ، واٹر مینجمنٹ، ایس ڈی جی زیرِعمل وغیرہ کو دھیان میں رکھتے ہوئے ڈیولپ کیا ہے۔ اس سے ریاستوں کے مابین ایک ہیلدی کمپٹیشن جنریٹ ہوگا۔ ڈیولپمنٹ اور کمپٹیشن کے لئے ترقی یافتہ اضلاع کا پروگرام اور اس کا ماڈل بھی تعارف کرایا گیا ہے۔

(7.5) اب ہمارے ملک میں ایک عام رائے بن گئی ہے مالیاتی استحکام کے لئے ایک نقشہ (روڈ میپ) ملکی اور ریاستی لیول پر بنانے کی اہمیت اجاگر ہوچکی ہے۔ جب ہم مالیاتی خسارہ کے ہدف اور قرض کو جی ڈی پی تناسب میں دیکھیں تو ہمیں اپنے اخراجات کی پلاننگ ایک ''متفق عام رائے اخراجات کوڈ'' کی بنیاد پر کرنا چاہیے یہ بہت اہم ہے۔ ہم کو سوشیو اکنامک چیلنجز کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے بغیر مالیاتی استحکام کے ہدف کو نقصان پہونچائے۔

8. آج جب میں اس ایوینٹ (موقع) میں شرکت کر رہا ہوں تو میرے دماغ میں یہ چند خیالات ابھرے اس طرح کے اقدام کو بہت لمبا راستہ طے کرنا ہوگا لیکن ان کی وجہ سے فسکل فیڈرلزم کی مضبوطی اور کل ملا کر ہماری اکنامی میں ہوشمندانہ مالیاتی استحکام آئے گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ ڈاکٹر وائی وی ریڈی اور شری جی آر ریڈی کے ذریعہ لکھی گئی اس کتاب سے نئی بحث شروع ہوگی اور اس سے فسکل فیڈرلزم سے جڑے ہوئے نئے نئے مسائل کے بارے میں ایک نئی سوچ پیدا ہوگی۔ میں ڈاکٹر وائی وی ریڈی اور شری جی پر ریڈی کو مبارکباد دیتا ہوں ان کی نئی کتاب کے لئے۔ میں ان کا اور منتظمین کا شکر گزار ہوں اس ایوینٹ میں انھوں نے مجھ کو مدعو کیا۔